Lesson 8: At-Tawbah (Ayaat 94- 106):Day 30

سُوۡرَةُ التَّوۡبَة کی تفسیر

وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ‌ؕ ذٰ لِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾

وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم الشان کامیابی ہے ﴿۱۰۰﴾

وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ : اُمت کا بہترین گروپ۔ صحابہ کرامؓ

وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ : نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ پیچھے آئے۔۔اَب دوسرے گروپ پر نظر ڈال لیں؛

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ " .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جو اس زمانہ کے بعد آئیں گے۔ بخاری۔3650

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سب سے بہترین دَور میرا ہے اور اُس کے بعد جو اُن کے قریب ہیں، اور پھر جو اُن کے قریب۔

مہاجرین کے بارے میں اللہ نے فیصلہ کر دیا، انصار کے بارے میں بھی اللہ کا حکم آ گیا۔ اب ہیں بعد کے لوگ تابعین صحابہ کرامؓ کے بعد ہیں تابعین۔ جنہوں نے اللہ کے نبیؐ کو آنکھوں سے دیکھ لیا تو وہ صحابیؓ ہے۔ مہاجر صحابی، انصار صحابی۔ لیکن جس نے صحابہ کرام کو دیکھا وہ تابعینؒ ہیں۔ اور اُس کے بعد اُن کی پیروی کرنے والے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ؕ نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ پیچھے آئے۔۔ مفسرین کہتے ہیں کہ اس میں ہم اور آپ آجاتے ہیں۔

اسی آیت کی وجہ سے ہم صحابہ کرام کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ابو بکرؓ، عمرؓ، عائشہؓ۔ مرد صحابہ کرام کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ اور خواتین کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہا۔

انبیاء کرام کے ناموں کے ساتھ ہم علیہ السّلام کہتے ہیں۔ وہ آگے چل کر ہم سورۃ شوریٰ میں پڑھیں گے۔ جیسے ابراہیمؑ۔

یہ ٹائٹل اللہ نے صحابہ کرام کو دیا ہے۔ ہم کسی اور بزرگ کے نام کے ساتھ نہیں لگا سکتے۔

ؗ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ پہلا حصّہ تھا، اور دوسرا حصّہ وَرَضُوْا عَنْهُ ہے۔

جنت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب کچھ دینے کے بعد جو سب سے قیمتی سب سے اہم اور سب سے بہترین نعمت جو جنتیوں کو عطا کرے گا، وہ اللہ کی رضا ہو گی۔ اللہ کی یہ نعمت صحابہ کرامؓ کو دُنیا میں ہی مل گئی۔

کتنا بڑا ٹائٹل، کہ اللہ کسی کو دنیا میں ہی کہہ دے کہ جاؤ میں تم سے راضی ہو گیا۔

اب اگر ایک گروہ یا فرقہ صحابہ کرام کو گالیاں دے اور اُن کے بارے میں غلط باتیں کرے تو بہت بڑا گناہ ہو گا۔ جس سے اللہ راضی ہو گیا، اُن کے بارے میں نازیبا بات کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اُس فرقے کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ایسے مسلمانوں کو ہدایت عطا کرے۔ آمین

جن سے اللہ نے قرآن میں فرما دیا ' رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ ' تو کسی انسان کو حق نہیں پہنچتا وہ اُن کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرے۔

اللہ بندے سے تب راضی ہوتا ہے جب ہم اللہ سے راضی ہونگے۔

ہم اللہ سے کیسے راضی ہوں؟

← جو اللہ نے نصیب میں لکھ دیا، جو مل گیا اُس پر راضی۔ ہر حال میں راضی، بیماری میں، بے اولادی میں۔ اللہ بندے سے ایسے راضی کہ جیسی ٹوٹی پھوٹی عبادت کی، اللہ خلوصِ نیت دیکھ کر قبول کر لے گا۔

← بعض اوقات انسان پر غم آتے ہیں تو انسان شکوے کرنے لگتا ہے۔ غم میں اللہ سے راضی رہنا، ہمت کا کام ہے۔ اللہ سے ناراض نہیں ہونا بلکہ یہ کہنا ہے۔ الحمدِللّٰہ علیٰ کل حال۔ اللہ تم سے راضی ہو جائے گا۔

← عمرؓ اپنی محفل میں پہلے اسلام قبول کرنے والوں کو پاس بٹھاتے تھے اور بعد میں اسلام قبول کرنے والوں سے کہتے تھے کہ پیچھے ہو کر السّابقون الاوّلون کے لئے جگہ بنائیں۔ ایک آدمی نے دوسرے سے

کہا دیکھا عمرؓ نے ہماری بے عزّتی کر دی۔ اُس آدمی نے کہا کہ یہ تو ہونا ہی تھا، یہ وہ لوگ ہیں جو اُس وقت اسلام لائے جب تم بازار میں کاروبار کر رہے تھے۔

← ہم نے نیکی کا موقع ملتے ہی فوراً لبیک اللھم لبیک کہنا ہے۔ بعض اوقات ہم بحث میں پڑ کر موقع ضائع کر دیتے ہیں۔

← جو پہلے آئے گا وہ پہلے پائے گا۔ دعا کریں اللہ ہمیں نیکی کے کاموں میں آگے بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والا بنادے۔ آمین۔ اس گروہ کی باقی کہانی ہم سورۃ واقعہ میں پڑھیں گے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ ﴿١٠١﴾

تمہارے گردو پیش جو بدوی رہتے ہیں ان میں بہت سے منافق ہیں اور اسی طرح خود مدینہ کے باشندوں میں بھی منافق موجود ہیں جو نفاق میں طاق ہو گئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں قریب ہے وہ وقت جب ہم ان کو دوہری سزا دیں گے، پھر وہ زیادہ بڑی سزا کے لیے واپس لائے جائیں گے ﴿١٠١﴾

پہلی Extreme تھی السّابقون الاوّلون، اب دوسری Extreme کا تذکرہ ہے۔

اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہترین لوگ ملے۔ پھر درمیانے درجے کے مسلمان۔ جو نیکی تو کرتے ہیں لیکن بعد میں کرتے ہیں۔

اَب تیسرے درجے کے لوگ منافقین۔ مُنٰفِقُوۡنَ ۛؕ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ، دیکھیں ذرا الفظ مدینہ اور منافق؛

'۔۔جو نفاق میں طاق ہو گئے ہیں۔' یہ بہت ہوشیار لوگ ہیں۔ انہوں نے اپنی منافقت کو چھپا لیا ہے۔

مَرَدُوۡا : کسی چیز میں طاق ہونا، بہت صفائی سے کام کرنے والے۔ماہر ہیں۔ خالص، تنہا کر لیا ہے۔

اللہ کے نبیؐ کو ان کے نفاق کا اس لئے پتا نہیں چلتا تھا کیونکہ آپؐ کو غیب کا علم نہیں تھا،

آپؐ لوگوں کو اُن کے ظاہر پر قیاس کرتے تھے۔ بیماری کے تین درجے ہوتے ہیں۔ اسی طرح نفاق کے بھی درجات ہیں۔ ایک تو یہ کہ بیماری میں پہلے مرحلے پر ہی علاج ہو جاتا ہے۔ دوسرے درجے پر بیماری کا پتا چلے تو علاج تو ہوتا ہے لیکن بہت مشکل ہوتا ہے۔ تکلیف سہنی پڑتی ہے۔ لیکن بیماری کے تیسرے درجے پر ہو تو علاج نہیں ہو سکتا وہ جان لیوا ہوتی ہے۔

نفاق کے درجے؛ نفاق کے بھی تین درجات ہیں۔

1) انسان بہانے بناتا ہے۔ عُذر پیش کرتا ہے۔ انسان سچا ہوتا ہے لیکن بہانہ جھوٹا ہوتا ہے۔ وہ چاہے تو عُذر دُور ہو سکتا ہے۔

2) نفاق میں دوسری قسمیں کھانا، قسم کھا کر اپنی گواہی دے۔

3) پھر وہ کہتا ہے، ہاں میں ایسا ہی ہوں۔ وہ دین سے ضدّ لگا لیتا ہے۔ مریض کو خود اپنی بیماری کا پتا نہیں۔

لیکن اگر وہ چاہے تو اس مرحلے پر بھی اپنا علاج کر سکتا ہے۔

ہم نے کبھی کسی کو منافق نہیں کہنا، ہم نے کسی کو ضد نہیں دلانی۔ کسی کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار نہ کریں۔ ہم صرف ہدایت کی دعا کریں۔

'۔۔۔ تم انہیں نہیں جانتے، ہم ان کو جانتے ہیں قریب ہے وہ وقت جب ہم ان کو دوہری سزا دیں گے، پھر وہ زیادہ بڑی سزا کے لیے واپس لائے جائیں گے ﴿۱۰۱﴾

اللہ کے نبیؐ کو بھی منافقوں کا علم نہیں تھا۔ تو ہم کیسے اندازے لگا سکتے ہیں؟

آپ لوگوں کو مواقع دیں۔ خلوص اور پیار محبت سے دین کی طرف لائیں۔

ہر دَور کے منافقین کو اللہ خود سزا دیتے ہیں۔

جس کے دل میں نفاق ہے وہ نماز کی اذان کو بھی پسند نہیں کرتے۔ وہ اذان کو بھی بوجھ سمجھتا ہے۔

مکہ والوں نے اللہ کے نبیؐ کو نکال دیا تھا۔ لیکن مدینہ کے منافقین روز اللہ کے نبیؐ کو دیکھ دیکھ کر جلتے کڑھتے تھے۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں ہمیں منافقت سے محفوظ رکھے۔ آمین

اَب آگے چوتھا گروہ؛

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کر لیا ہے ان کا عمل مخلوط ہے، کچھ نیک ہے اور کچھ بد، بعید نہیں کہ اللہ ان پر پھر مہربان ہو جائے کیونکہ وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے ﴿۱۰۲﴾

خَلَطُوٓا : خلط ملط ہو گیا۔یعنی کچھ اچھے کام کرتے ہیں اور کچھ بُرے کام بھی۔ لیکن وہ شرمندہ ہیں۔ وہ توبہ کرتے ہیں۔ اچھے کام بھی کرتے ہیں لیکن برائی نہیں چھوڑتے۔

مفسرین کہتے ہیں؛ اس آیت میں اُمتِ محمدیہ کے لئے بہت خوشی ہے۔

اللہ سے اچھی اُمید رکھیں۔ توبہ کرتے رہیں۔ اور اپنے آپ کو بہترین بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک شخص سے کسی نے کہا کہ قران میں سب کا ذِکر ہے، اُس نے کہا اچھا میرا بھی ذِکر ہے۔ پھر وہ قرآن پڑھنے لگا، پہلے نیک لوگوں کا تذکرہ ہوا تو کہنے لگا یہ تو میں نہیں ہوں۔ پھر گناہگاروں کا تذکرہ ہوا تو بولا یہ بھی میں نہیں ہوں۔ جب اس آیت پر آیا تو بول اُٹھا۔ یہ میں ہوں۔ میں اللہ سے رحمت کی اُمید رکھتا ہوں۔ اُمید ہے بخشش ہو جائے گی۔

مفسرین کہتے ہیں کہ یہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب انہوں نے بنی قریظہ سے کہا تھا کہ یہ ذبح کی جگہ ہے اور ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا تھا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ «اٰخَرُوْنَ» سے مراد ابولبابہ اور ان کے اصحاب کی جماعت ہے جو غزوہ تبوک میں شرکت جہاد سے پہلو تہی کئے ہوئے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ابولبابہ کے ساتھ پانچ آدمی اور تھے، یا سات تھے، یا نو تھے،

اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو ان لوگوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیا اور قسم کھالی تھی کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہم کو نہ کھولیں، ہم نہ کھولیں جائیں۔ اور جب یہ آیت «وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ» نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھول دیا اور ان کا جنگ سے کوتاہی کا قصور معاف کر دیا۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اے نبیؐ، تم ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھاؤ، اور ان کے حق میں دعائے رحمت کرو کیونکہ تمہاری دعا ان کے لیے وجہ تسکین ہو گی، اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ﴿۱۰۳﴾

اس سے مقصد توبہ اور صدقہ پر لوگوں کو ابھارنا ہے کیونکہ یہی دونوں چیزیں گناہوں کو انسان سے چھڑا دیتی ہیں اور گناہ کو ختم کر دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ جو اس کے پاس توبہ پیش کرے وہ بندے کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور کسب حلال کا ٹکڑا بھی صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو قبول کر لیتا ہے۔

حدیث کا خلاصہ: صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

اللہ ہمیں کثرت سے صدقہ کرنے والا بنا دے۔ آمین

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

﴿۱۰۴﴾

کیااِن لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی خیرات کو قبولیت عطا فرماتا ہے، اور یہ کہ اللہ بہت معاف کرنے والا اور رحیم ہے؟﴿۱۰۴﴾

یعنی غلطی ہو گئی تو توبہ کر لو۔ اللہ تمہیں بخش دے گا۔

اگلے سبق میں ہم تین صحابہ کرامؓ کا قصّہ پڑھیں گے۔

التَّوَّابُ: اللہ کثرت سے توبہ قبول کرتا ہے، الرَّحِيمُ اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ آگے بھی مواقع آئیں گے۔ اَب نیکیاں کرنے والے بن جاؤ۔

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾

اور اے نبیؐ، اِن لوگوں سے کہدو کہ تم عمل کرو، اللہ اور اس کا رسول اور مومنین سب دیکھیں گے کہ تمہارا طرزِ عمل اب کیا رہتا ہے پھر تم اُس کی طرف پلٹائے جاؤ گے جو کھلے اور چھپے سب کو جانتا ہے اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو﴿۱۰۵﴾

تمہیں مزید مواقع ملیں گے۔ پھر نبی ﷺ اور دوسرے مسلمان دیکھ لیں گے کہ تم بدل چکے ہو اور اب نیکیاں کرنے والے بن گئے ہو۔

آیت سے اُمید بندھتی ہے۔ کہ پچھلا بھول جاؤ اور آگے کی سوچو، بڑھ چڑھ کر نیکیاں کرو۔

اللہ کے سامنے پیش ہونے والا سبق یاد کر لو، پھر فیصلے آسان ہو جائیں گے۔

سُوۡرَۃُ الزّلزَلۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ ﴿۷﴾ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا﴿۷﴾ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا﴿۸﴾

آگے چوتھا گروہ؛

وَاٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ لِاَمۡرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمۡ وَاِمَّا يَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۰۶﴾

کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے، چاہے انہیں سزا دے اور چاہے اُن پر از سر نو مہربان ہو جائے اللہ سب کچھ جانتا ہے اور حکیم و دانا ہے﴿۱۰۶﴾

اِن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔ اپنی کچھ کمزوریوں کی وجہ سے تبوک میں شامل نہ ہو سکے۔ ہم اس کی تفصیل آگے پڑھیں گے۔

عمل کے نکات؛

* وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیں۔
* ہر کام کی تیاری پہلے سے کرنی ہے۔
* اگر نیکی کا کوئی موقع کھو جائے۔ تو نیکی کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ اُن کی مدد کرو۔
* مہاجر بنو یا انصار بنو۔ آنے والوں کو سہارا دو۔

* پیچھے رہنے والوں میں نہ رہو۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے دلوں کو نفاق سے پاک رکھے۔ آمین